سلسلہ ١٣٥٢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنِ مجید میں آپ کا تذکرہ

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

سورۃ الانبیاء کی آیت ہے :

ترجمہ "ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے تم غور کیوں نہیں کرتے"

(الانبیاء - آیت ١٠)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ قرآن ایک صاف، شفاف، سچا، وفادار اور دیانتدار آئینہ ہے جس میں ہر شخص اپنے خدوخال دیکھ سکتا ہے، معاشرہ میں اپنا مقام پہچان سکتا ہے، کیونکہ قرآن انسانوں کے اخلاق وصفات بیان کرتا ہے اور اس میں انسانیت کے اعلیٰ اور ادنیٰ ہر طرح کے نمونے کی تصویریں موجود ہیں فِیۡهِ ذِکۡرُکُمۡ یعنی اس کتاب میں تمہارا بیان ہے۔ تمہارے حالات اور اوصاف

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ پچاس پیسہ

مذکور ہیں۔ جیسا کہ بہت سے علماء نے سمجھا ہے،

سلف قرآن کو ایک زندہ، بولنے والی اور زندگی سے لبریز کتاب تصور کرتے تھے ان کے نزدیک قرآن کوئی تاریخی اور آثارِ قدیمہ کی چیز نہیں ہے۔ جو صرف ماضی اور اگلے وقتوں کے لوگوں سے بحث کرتی ہو اور جس کا زندہ لوگوں سے بدلتی ہوئی انسانی زندگی انسانیت کے ان بے شمار و لا محدود نمونوں سے جو ہر زمان و مکان میں موجود رہتے ہیں کوئی تعلق نہ ہو۔

ہمارے اسلاف اپنے اخلاق و اوصاف اور اپنے اندرون کو بخوبی جانتے تھے ہر چیز ان کے سامنے روشن اور عیاں ہوتی تھی۔ وہ اسی قرآن سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ اسی عجیب و غریب کتاب میں اپنے چہرے ڈھونڈتے اور اپنے اخلاق و اطوار کی سچی اور صحیح تصویر تلاش کرتے تھے اور بہت آسانی سے خود کو اس کتاب میں پا جاتے تھے اور پہچان لیتے تھے اگر ذکرِ خیر ہوتا تو خدا کا شکر ادا کرتے اور کچھ اور ہوتا تو استغفار کرتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔

اس آیت کی تلاوت پر مجھے سیدنا احنف بن قیس کا ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت احنف بن قیس کبارِ تابعین میں سے ہیں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص ترین اصحاب میں انکا شمار ہوتا ہے

حلم میں ضرب المثل تھے مگر اس کے باوجود جب غصہ میں ہو جاتے تو ان کی غیرت و حمیت میں جوش آجاتا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ جب احنف کو غصہ آتا ہے تو ان کے ساتھ ایک لاکھ تلواریں غضب ناک ہو جاتی ہیں۔

یہ واقعہ میں نے ابو عبداللہ محمد بن النصر المروزی، متوفی ۲۷۵ھ، کی تصنیف "قیام اللیل" میں پڑھا ہے۔ مصنف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ارشاد تلامذہ میں سے تھے۔ اور گمان غالب ہے کہ اس کتاب کی تصنیف آپ کے شہر بغداد میں ہوئی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت احنف بن قیس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تو چونک پڑے اور فرمایا ذرا قرآن مجید لانا میں اپنا ذکر تلاش کروں اور معلوم کروں کہ میں کس کے ساتھ ہوں اور کس سے مشابہ ہوں"۔ قرآن مجید کھولا تو اس آیت پر نظر پڑی جس میں کچھ لوگوں کے متعلق ارشاد ہے،

(ترجمہ) رات کے تھوڑے حصے میں سوتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہوتا تھا"

(الذاریات ۱۷-۱۹)

پھر یہ آیت گذری :

(ترجمہ) " ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے
پروردگار کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو
مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"
(السجدۃ، آیت ۱۶)

پھر انکے سامنے ایک گروہ آیا جس کی تعریف اسطرح کی گئی :

(ترجمہ) " اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کرکے عجز و ادب
سے کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں " (الفرقان - ۶۴)

پھر ان کا گذرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کا قرآن مجید میں
اس طرح ذکر ہے :

(ترجمہ) " جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے
ہیں اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف
کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے "
(آل عمران - ۳۴)

پھر ان کے سامنے چند اور نمونے آتے جن کا تعارف اس طرح کیا گیا :

(ترجمہ) " اور دوسروں کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ
انکو خود احتیاج ہو اور جو شخص حرصِ نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے
ہی لوگ مُراد پانے والے ہیں " (الحشر - ۹)

پھر یہ آیت سامنے آئی :

(ترجمہ) " اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں، اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں،، (الشوریٰ ۳۷، ۳۸)

پھر رُک گئے اور فرمایا، یا اللہ یہاں تو میں اپنے آپ کو نہیں پاتا ہوں اور دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو ایک جماعت کا تذکرہ اسطرح دیکھا :

(ترجمہ) " ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں،، (الصّٰفّٰت ۳۵، ۳۶)

پھر ان کا ذکر گذرا :

(ترجمہ) اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں،، (الزمر ۴۵)

پھر ان حضرات کا تذکرہ سامنے آیا جن سے سوال کیا جائے
گا کہ :

ترجمہ "(سوال ہوگا) تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب
دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ فقیروں کو کھانا
کھلاتے تھے، اور اہلِ باطل کی ہاں میں ہاں ملاتے
تھے اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت
آگئی" (المدثر ۴۲ - ۴۷)

پھر ٹھہر گئے اور فرمایا " اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں ان
لوگوں سے برأت ظاہر کرتا ہوں اس کے بعد ورق الٹتے رہے
اور تلاش کرتے رہے آخر کار جب اِس آیت پر
نظر پڑی :

ترجمہ " اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے
ہیں انہوں نے اچھے اور بُرے عملوں کو ملا دیا تھا۔ قریب
ہے کہ خدا ان پر مہربانی سے توجّہ فرمائے بے شک
اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (التوبہ ، ۱۰۲)

تو فرمانے لگے اے خداوندا! میں انہی لوگوں میں سے ہوں"

آئیے : ہم بھی اپنا ذکر اور اپنی تصویر پوری دیانت داری
اور سنجیدگی سے قرآن میں تلاش کریں قرآن بشیر بھی ہے اور

نذیر بھی ہے۔ صالحین کے ساتھ کفار و مشرکین کا بھی تذکرہ اس میں موجود ہے۔ قرآن افراد اور جماعتوں دونوں کی تصویر کشی کرتا ہے ارشاد ہے:

ترجمہ "اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو نابود کر دے، اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا، اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کرو تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے"

(البقرۃ، ۲۰۴ - ۲۰۶)

پھر اس کے بعد ارشاد ہے:

ترجمہ "اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے"

(البقرہ، ۲۰۷)

ایک جماعت کا ذکر اس طرح ہے :

ترجمہ " اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں، اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں، یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے "

(المائدہ - ۵۴)

ایک دوسری جماعت کا تذکرہ اسطرح ہے :

ترجمہ " مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا "

(الاحزاب - ۲۳)

شکر اور احسان شناسی کی ترغیب دلاتے ہوئے قرآن کریم انبیاء علیہم السلام اور انکے متبعین کا ذکر کرتا ہے اور ناشکری، اور

القادر پرنٹنگ پریس فون : ۲۸ ۲۳ ۷۷